وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ
حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

نیز قرآن کریم خود اس کی تفسیر فرماتا ہے وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو پوجے

اب اس تفسیر اور اجماع مفسرین کے ہوتے ہوئے جو کہے کہ غیر اللہ کو پکارنا منع ہے۔ وہ قرآن میں تحریف کرتا ہے اس بحث کو خوب اچھی طرح خیال میں رکھنا چاہیئے بہت فائدہ مند ہے اور آئندہ کام آئیگی۔

تقلید کی بحث

تقلید کے باب میں پانچ باتیں خیال میں رہنا ضروری ہیں (۱) تقلید کے معنی اور اس کی قسمیں۔ (۲) تقلید کونسی ضروری ہے اور کونسی منع (۳) تقلید کس پر لازم ہے اور کس پر نہیں (۴) تقلید کے واجب ہونے کے دلائل (۵) تقلید پر اعتراضات اور انکے مکمل جوابات۔ اس لیئے اس بحث کے پانچ باب کیئے جاتے ہیں

باب اوّل

تقلید کے معنی اور اس کے اقسام میں

تقلید کے دو معنیٰ ہیں۔ ایک لغوی۔ دوسرے شرعی۔ لغوی معنی ہیں۔ قلادہ در گردن بستن گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا۔ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لیئے حجت ہے کیونکہ یہ شرعی محقق ہے۔ جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول و فعل اپنے لیئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے۔

حاشیہ حسامی باب متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صفحہ ۸۶ پر شرح مختصر المنار سے نقل کیا اور یہ عبارت نور الانوار بحث تقلید میں بھی ہے۔

اَلتَّقْلِيْدُ اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَيْرَهٗ فِيْمَا سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَوْفِيْ فِعْلِهٖ عَلٰى زَعْمِ اَنَّهٗ مُحِقٌّ بِلَا نَظَرٍ فِي الدَّلِيْلِ۔

تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا اس میں جو اسکو کہتے ہوئے یا کرتے ہوئے سن لے یہ سمجھ کر کہ وہ اہل تحقیق میں سے ہے بغیر دلیل میں نظر کیئے ہوئے

نیز امام غزالی کتاب المستصفیٰ جلد دوم صفحہ ۳۸۷ میں فرماتے ہیں اَلتَّقْلِيْدُ هُوَ قَبُوْلُ قَوْلٍ بِلَا حُجَّةٍ۔

علموں سے افضل ہیں مگر کوئی علم فی نفسہ برا نہیں جیسے بعض آیات قرآنیہ بعض سے زیادہ ثواب رکھتی قُلْ هُوَ اللّٰهُ میں تہائی قرآن کا ثواب ہے مگر تَبَّتْ يَدَا میں یہ ثواب نہیں دیکھو روح البیان زیر آیت وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا لیکن کوئی آیت بری نہیں۔ اس لیئے کہ اگر کوئی برا علم ہوتا تو خدا کو بھی وہ حاصل نہ ہوتا کہ خدا ہر برائی سے پاک ہے نیز فرشتوں کو خدا کی ذات و صفات کا علم تو تھا۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام کو عالم کی ساری اچھی بری چیزوں کا علم دیا۔ اور وہ ہی علم ان کی افضلیت کا ثبوت ہوا۔ اس علم کی وجہ سے وہ ملائکہ کے استاد قرار پائے اگر بری چیزوں کا علم برا ہوتا تو حضرت آدم کو یہ علم دے کر استاد نہ بنایا جاتا۔ نیز دنیا میں سب سے بدتر چیز ہے کفر و شرک۔ مگر فقہا فرماتے ہیں کہ علم حسد و بغض اور الفاظ کفریہ و شرکیہ کا جاننا فرض ہے تاکہ اس سے بچے۔ اسی طرح جادو سیکھنا فرض ہے دفع جادو کے لیئے شامی کے مقدمہ میں ہے۔

وَعِلْمُ الرِّيَاءِ وَعِلْمُ الْحَسَدِ وَالْعُجْبِ وَعِلْمُ الْاَلْفَاظِ الْمُحَرَّمَةِ وَالْمُكَفِّرَةِ وَلَعَمْرِيْ هٰذَا مِنْ اَهَمِّ الْمُهِمَّاتِ

یعنی علم ریا اور حسد حرام اور کفریہ کلموں کا سیکھنا فرض ہے اور واللہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔

اسی مقدمہ شامی بحث علم نجوم و رمل میں فرماتے ہیں۔

وَفِيْ ذَخِيْرَةِ النَّاظِرِ تَعَلُّمُهٗ فَرْضٌ لِرَدِّ سَاحِرِ اَهْلِ الْحَرْبِ۔

ذخیرہ ناظرہ میں لکھا ہے کہ جادو سیکھنا فرض ہے اہل حرب کے جادو کو دفع کرنے کے لیئے۔

احیاء العلوم جلد اول باب اول فصل سوم برے علوم کے بیان میں ہے علم کی برائی خود علم ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بندوں کے حق میں تین وجہوں سے ہے الخ

اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ نفس علم کسی شئے کا برا نہیں۔ اب منکرین کا وہ سوال اٹھ گیا کہ حضور علیہ السلام کو بری چیزوں، چوری، زنا، جادو، اشعار کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ ان کا جاننا عیب ہے۔ بتاؤ خدا کو بھی ان کا علم ہے یا نہیں؟ اسی لیئے انہوں نے شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ مانا یہ تو ایسا ہوا، جیسے مجوسی کہتے ہیں کہ خدائے پاک بری چیزوں کا خالق نہیں ہے کیونکہ بری چیز کا پیدا کرنا بھی برا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اگر علم جادو برا ہے تو اس کی تعلیم کے لیئے رب کی طرف سے دو فرشتے ہاروت و ماروت کیوں زمین پر اترے؟ موسیٰ علیہ السلام کے جادوگروں نے جادو کے علم کے ذریعہ سے موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت پہچانی اور آپ پر ایمان لائے۔ دیکھو علم جادو ایمان کا ذریعہ بن گیا۔

علموں سے افضل ہیں مگر کوئی علم فی نفسہ برا نہیں جیسے بعض آیات قرآنیہ بعض سے زیادہ ثواب رکھتی قُلْ هُوَ اللّٰهُ میں تہائی قرآن کا ثواب ہے مگر تَبَّتْ يَدَا میں یہ ثواب نہیں (دیکھو روح البیان زیر آیت وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا) لیکن کوئی آیت بری نہیں۔ اس لیے کہ اگر کوئی برا علم ہوتا تو خدا کو بھی وہ حاصل نہ ہوتا کہ خدا ہر برائی سے پاک ہے نیز فرشتوں کو خدا کی ذات وصفات کا علم تو تھا۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام کو عالم کی ساری اچھی بری چیزوں کا علم دیا۔ اور وہ ہی علم ان کی افضلیت کا ثبوت ہوا۔ اس علم کی وجہ سے وہ ملائکہ کے استاد قرار پائے اگر بری چیزوں کا علم برا ہوتا تو حضرت آدم کو یہ علم دے کر استاد نہ بنایا جاتا۔ نیز دنیا میں سب سے بدتر چیز ہے کفر و شرک۔ مگر فقہا فرماتے ہیں کہ علم حسد و بغض اور الفاظ کفریہ و شرکیہ کا جاننا فرض ہے تاکہ اس سے بچے۔ اسی طرح جادو سیکھنا فرض ہے دفع جادو کے لیے شامی کے مقدمہ میں ہے۔

وَعِلْمُ الرِّيَاءِ وَعِلْمُ الْحَسَدِ وَالْعُجْبِ وَعِلْمُ الْاَلْفَاظِ الْمُحَرَّمَةِ وَالْمُكَفِّرَةِ وَلَعَمْرِيْ هٰذَا مِنْ اَهَمِّ الْمُهِمَّاتِ مُلَخَّصًا	یعنی علم ریا اور حسد حرام اور کفریہ کلمونکا سیکھنا فرض ہے اور واللہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔

اسی مقدمہ شامی بحث علم نجوم ورمل میں فرماتے ہیں۔

وَفِيْ ذَخِيْرَةِ النَّاظِرِ تَعَلُّمُهٗ فَرْضٌ لِرَدِّ سَاحِرِ اَهْلِ الْحَرْبِ۔	ذخیرہ ناظرہ میں لکھا ہے کہ جادو سیکھنا فرض ہے اہل حرب کے جادو کو دفع کرنے کے لیے۔

احیاء العلوم جلد اول باب اول فصل سوم برے علوم کے بیان میں ہے علم کی برائی خود علم ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بندوں کے حق میں تین وجہوں سے ہے الخ

اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ نفس علم کسی شئے کا برا نہیں۔ اب منکرین کا وہ سوال اٹھ گیا کہ حضور علیہ السلام کو بری چیزوں، چوری، زنا، جادو، اشعار کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ ان کا جاننا عیب ہے۔ بتاؤ خدا کو بھی ان کا علم ہے یا نہیں؟ اسی لیے انہوں نے شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ مانا یہ تو ایسا ہوا، جیسے مجوسی کہتے ہیں کہ خدائے پاک بری چیزوں کا خالق نہیں ہے کیونکہ بری چیز کا پیدا کرنا بھی برا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اگر علم جادو برا ہے تو اس کی تعلیم کے لیے رب کی طرف سے دو فرشتے ہاروت و ماروت کیوں زمین پر اترے؟ موسیٰ علیہ السلام کے جادوگروں نے جادو کے علم کے ذریعہ سے موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت پہچانی اور آپ پر ایمان لائے۔ دیکھو علم جادو ایمان کا ذریعہ بن گیا۔

(۲) سارے انبیاء اور ساری مخلوق کے علوم حضور علیہ السلام کو عطا ہوئے۔ اس کو مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس میں مانا ہے۔ جس کے سارے حوالے آتے ہیں تو جس چیز کا علم کسی مخلوق کو بھی ہے وہ حضور علیہ السلام کو ضرور ہے بلکہ سب کو جو علم ملا وہ حضور علیہ السلام ہی کی تقسیم سے ملا۔ جو علم شاگرد استاد سے یہ ضروری ہے کہ استاد بھی اس کا جاننے والا ہو۔ انبیاء میں حضرت آدم علیہ السلام بھی ہیں۔ اس لیئے ہم حضرت آدم و حضرت خلیل اللہ علیہما السلام کے علم سے بھی بحث کریں گے۔

(۳) قرآن اور لوح محفوظ میں سارے واقعات کل ما کان و ما یکون ہیں اور اس پر ملائکہ اور بعض اولیاء و انبیاء کی نظریں ہیں اور ہر وقت وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش نظر ہے۔ اس کے حوالہ بھی آتے ہیں۔ اس لیئے ہم لوح محفوظ اور قرآنی علوم کا بھی ذکر کر دیں گے۔ اسی طرح کاتب تقدیر فرشتہ کے علوم کا بھی ذکر کر دیں گے۔

یہ تمام بحثیں علم مصطفےٰ علیہ السلام کے ثابت کرنے کو ہوں گی۔

تیسری فصل علم غیب کے متعلق عقیدہ اور علم غیب کے مراتب کے بیان میں

علم غیب کی تین صورتیں ہیں اور ان کے علیحدہ علیحدہ احکام ہیں (از خالص الاعتقاد صفحہ ۵)

(۱) اللہ عزوجل عالم بالذات ہے۔ اس کے بغیر بتائے کوئی ایک حرف بھی نہیں جان سکتا۔

(۲) حضور علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام کو رب تعالےٰ نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔

(۳) حضور علیہ السلام کا علم ساری خلقت سے زیادہ ہے۔ حضرت آدم و خلیل علیہما السلام اور ملک الموت و شیطان بھی خلقت ہیں۔ یہ تین باتیں ضروریات دین میں سے ہیں ان کا انکار کفر ہے۔

(۱) **قسم دوم** اولیائے کرام کو بھی بالواسطہ انبیائے کرام کچھ علوم غیب ملتے ہیں۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پانچ غیبوں میں سے بہت سے جزئیات کا علم دیا۔ جو اس قسم دوم کا منکر ہے وہ گمراہ اور بد مذہب ہے کہ صدہا احادیث کا انکار کرتا ہے۔

(۱) **قسم سوم** حضور علیہ السلام کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔

(۲) تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات جو لوح محفوظ میں ہیں ان کا بلکہ ان سے بھی زیادہ کا علم دیا گیا۔

(۳) حضور علیہ السلام کو حقیقت روح اور قرآن کے سارے متشابہات کا علم دیا گیا۔